© rasailojaraid.com

ادبیات

اشارات

از جناب احسان دانش

جو فطرتاً مآلِ آرزو سے روکشی نہیں
مآل پر بھی اک نگاہِ سرسری بری نہیں

قدم قدم پہ جو صعوبتوں سے کانپتی رہے
جلالِ مرگ کی قسم وہ غم ہے زندگی نہیں

زمیں پہ تابکے، فلک کی سمت باگ موڑ دے!
وہاں کا عزم چاہیے جہاں سے آگہی نہیں!

تو اپنے راستے میں خود ہی سنگِ راہ بن گیا
وگرنہ تیری ذات سے کسی کو دشمنی نہیں!

ہجومِ جرم و زر سے اور سکونِ دل کا واسطہ
ہزار تو کہے کہ ہے! نہیں نہیں، کبھی نہیں!

تغیراتِ نو بنو کے ساتھ اہلِ ہند میں
زباں کی زندگی تو ہے عمل کی زندگی نہیں

اثر یہ درسِ ملتجی کا ہے کہ اب کے دور میں
نظر میں وسعتیں نہیں، دلوں میں روشنی نہیں

جنونِ تیز گام کو نہ فرصتِ نگاہ دے!
رہِ حیات کا سفر، سفر ہے دل لگی نہیں!

بھلا ہوا کہ اٹھ گئے جگہ جگہ سے میکدے
کہ مے کشوں میں آجکل شعورِ مے کشی نہیں،

حیات میں نہ دخل دے نشاطِ بے ثبات کو
حیاتِ جاوداں سہی، نشاطِ دائمی نہیں!

وفورِ درد و رنج میں بجز خدائے ذوالمنن
مری غیور مفلسی کسی سے ملتجی نہیں

© rasailojaraid.com